السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز حاجت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس سلسلہ میں کوئی حدیث مروی ہے تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں ''نماز حاجت'' نامی کوئی نماز مشروع نہیں، اس قسم کی عبادات کے لیے شرعی دلیل کا ہونا ضروری ہے جو ہمیں تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکی۔ البتہ ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''جس شخص کو اللہ سے یا مخلوق میں سے کسی کے ساتھ کوئی حاجت وابستہ ہو تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر ایک دعا پڑھے: آخر میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی جو حاجت چاہے مانگ لے، اس کی قسمت میں وہ چیز ہو جائے گی۔ [1]

ہاں کسی پریشانی کے وقت نماز پڑھنا مشروع ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم یا پریشانی لاحق ہوتی تو آپ نماز پڑھنے لگتے۔ [2]

لیکن یہ نماز کسی خاص وقت نہیں بلکہ مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس موقع پر کوئی مخصوص دعا منقول ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۱۳۸۴۔

[2] ابو داؤد، قیام اللیل، ۱۳۱۹۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 125

محدث فتویٰ